سوال

(93) کیا فجر کی اذان کے بعد اور فجر کی نماز سے پہلے نفلی نماز جائز ہے ؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

«اَتَجُوْزُ الصَّلٰوةُ النَّافِلَةُ بَعْدَ اَذَانِ الْفَجْرِ قَبْلَ سُنَّةِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ»

’’کیا فجر کی اذان کے بعد اور فجر کی نماز کی سنتوں سے پہلے نفلی نماز جائز ہے ؟‘‘

’’وَکَيْفَ يَکُوْنُ التَّطْبِيْقُ بَيْنَ حَدِيْثِ الرَّسُوْلِ ﷺ إِذَا دَخَلَ اَحَدُکُمُ الْمَسْجِدَ فَلاَ يَجْلِسْ حَتّٰی يُصَلِّیَ رَکْعَتَيْنِ اَوْکَمَا قَالَ ﷺ مَعَ کَوْنِهِ صَلَّی سُنَّةَ الْفَجْرِ فِیْ بَيْتِهِ وَلَمَّا دَخَلَ الْمَسْجِدَ مَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ بَعْدُ‘‘

’’اور حدیث رسول ﷺ میں کیسے تطبیق ہوگی کہ آدمی جب مسجد میں داخل ہو تو نہ بیٹھے یہاں تک کہ دو رکعتیں پڑھے اور ایک آدمی گھر میں فجر کی سنتیں پڑھ کر مسجد میں گیا تو ابھی جماعت نہیں کھڑی‘‘ ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

(١) «إِنَّ الصَّلاَةَ بَعْدَ الْفَجْرِ لاَ تَجُوْزُ سَوَائٌ کَانَتْ بَعْدَ سُنَّةِ الْفَجْرِ أَوْ قَبْلَهَا حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ لِأَنَّ رَسُوْلَ ا r قَالَ : لاَ صَلاَةَ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ ۔ نَعَمْ قَدِ اسْتُثْنِیَ مِنْ هٰذَا النَّفْیِ صَلاَةُ الْفَجْرِ فَرْضُهَا وَسُنَّتُهَا ، وَقَضَائُ الصَّلَوَاتِ الْفَائِتَةِ فَرَآئِضَ کَانَتْ أَوْ نَوَافِلَ ، وَرَکْعَتَا الْمَسْجِدِ ، وَرَکْعَتَا الطَّوَافِ ، وَالصَّلاَةُ مَعَ الْإِمَامِ بَعْدَ أَنْ صَلاَّهَا وَحْدَهٗ ، وَذٰلِکَ الْإِسْتِثْنَائُ لِوُرُوْدِ الْأَحَادِيْثِ الْخَاصَّةِ بِتِلْکَ الصَّلَوَاتِ الْمُسْتَثْنَاةِ مِنْ ذٰلِکَ النَّفْیِ هٰذَا ۔ فِی الْمَسْأَلَةِ لِأَهْلِ الْعِلْمِ أَقْوَالٌ أُخَرُ ، وَالَّذِيْ حَرَّرْتُهٗ بِالْأَعْلٰی هُوَ مُقْتَضَی الْأَدِلَّةِ فِيْمَا أَعْلَمُ ، وَا أَعْلَمُ وَعِلْمُهٗ أَتَمُّ وَأَحْکَمُ»

(٢) «وَأَمَّا التَّطْبِيْقُ بَيْنَ حَدِيْثِ : إِذَا دَخَلَ اَحَدُکُمُ الْمَسْجِدَ الخ وَبَيْنَ حَدِيْثِ : لاَ صَلاَةَ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ ۔ فَقَدْ تَقَدَّمَ فِيْمَا أَجَبْنَا بِهٖ عَنْ سُؤَالِکَ الْأَوَّلِ ، وَهُوَ أَنَّ رَکْعَتَا الْمَسْجِدِ قَدِ اسْتُثْنِيَتَا مِنْ حَدِيْثِ النَّفْیِ ۔ وَالَّذِيْ دَخَلَ الْمَسْجِدَ بَعْدَ أَنْ صَلّٰی سُنَّةَ الْفَجْرِ خَارِجَ الْمَسْجِدِ فَعَلَيْهِ أَنْ يَّدْخُلَ فِی الصَّلاَةِ مَعَ الْإِمَامِ إِنْ کَانَتِ الصَّلاَةُ قَدْ أُقِيْمَتْ وَإِلاَّ فَعَلَيْهِ أَنْ لاَ يَزَالَ قَائِمًا حَتّٰی تُقَامَ الصَّلاَةُ أَوْ أَنْ يُّصَلِّیَ رَکْعَتَیِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ يَجْلِسُ إِنْ أَدَّاهُمَا قَبْلَ إِقَامَةِ الصَّلاَةِ وَإِنْ صَلّٰی رَکْعَةً فَأُقِيْمَتِ الصَّلاَةُ فَلْيُسَلِّمْ وَلْيَدْخُلْ فِی الصَّلاَةِ مَعَ الْإِمَامِ ۔ هٰذَا مَا عِنْدِيْ وَا أَعْلَمُ»

’’صبح صادق کے بعد کوئی بھی نفلی نماز جائز نہیں نہ فجر کی سنتوں سے پہلے اور نہ ہی ان کے بعد یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جائے ۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : ’’نہیں کوئی نماز فجر کے بعد یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جائے لیکن اس نفی سے درج ذیل نمازوں کو مستثنیٰ کیا گیا ہے فجر کی فرض نماز اور سنتیں اور فوت شدہ نمازوں کی قضاء فرض ہوں یا نفل اور مسجد کی دو رکعتیں اور طواف کی دو رکعتیں اور امام کے ساتھ اس آدمی کی نماز جو پہلے اکیلا پڑھ چکا ہے ۔ ان نمازوں کو اس نفی سے اس لیے مستثنیٰ کیا گیا ہے ۔ کیونکہ ان کے متعلق خاص

احادیث وارد ہیں ۔

اس مسئلہ میں اہل علم کے دوسرے اقوال بھی ہیں اور جو میں نے اوپر لکھا ہے ۔ دلائل کا تقاضا وہی ہے ۔

حدیث :

«إِذَا دَخَلَ اَحَدُکُمُ الْمَسْجِدَ الخ اور لاَ صَلاَةَ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ» تو اس کا جواب پہلے سوال میں گزر چکا ہے ۔ اور تطبیق یہ ہے کہ مسجد کی دو رکعتیں اس نفی سے مستثنیٰ کی گئی ہیں اور جو آدمی مسجد کے باہر فجر کی سنتیں پڑھتا ہے اور پھر مسجد میں اس حال میں داخل ہوتا ہے کہ جماعت کھڑی ہے تو وہ امام کے ساتھ نماز میں داخل ہو جائے اور اگر جماعت نہیں کھڑی تو اس پر لازم ہے کہ جماعت کے کھڑا ہونے تک وہ کھڑا رہے یا وہ مسجد کی دو رکعتیں پڑھ کر بیٹھے ۔ مسجد کی دو رکعتوں میں سے اگر اس نے ایک ہی پڑھی اور ادھر جماعت کھڑی ہو گئی تو وہ سلام پھیر دے اور امام کے ساتھ نماز میں داخل ہو جائے ‘‘

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

احکام و مسائل

مساجد کا بیان ج1ص 104

محدث فتویٰ